ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 03 No. 02. Apr-Jun 2025.Page#.1393-1402
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The commandments of Women's Adornment

خواتین کی زیب وزینت کے احکام

Dr. Atiq Ullah
Lecturer Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper
atiqullah@sbbu.edu.pk
Dr. Abdul Haq
Assistant Professor, SBBU Sheringal, Dir Upper
dr.abdulhaqsbbu@gmail.com

Abstract
Islam promotes a balanced approach to beauty and adornment. While it encourages cleanliness, elegance, and taking benefit from Allah's blessings, it discourages both excessiveness and negligence. Adornment (zeenat) is neither obligatory nor forbidden in Islam, but generally recommended (mustahab), especially when done with modesty and without the intention of showing off. The Prophet Muhammadﷺ valued neatness because Allah loves beauty. Hair care is particularly stressed, with commands to keep it clean and well-groomed. Using wigs made from human hair is prohibited due to deception, but synthetic or wool-based extensions are allowed. Dyeing hair, especially with henna or saffron, is encouraged to differ from Jews and Christians, though black dye is generally discouraged. For women, keeping long hair is part of their adornment. Cutting or shaving it is discouraged unless necessary and some reports of the Prophet's wives cutting hair are interpreted as acts of simplicity after his death. Women are also allowed to remove unnatural facial hair, like beards or mustaches, as it involves no forbidden imitation. Overall, Islam values beauty with moderation, cleanliness, and sincerity

Keywords: *Women's Adornment, Beauty, Cleanliness, Modesty, Neatness.*

تعارف:

یہ مضمون اسلام میں زیب و زینت کے اصول پر مبنی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ دینِ اسلام نے دوسرے احکام کی طرح زیب و زینت کے معاملے میں بھی راہِ اعتدال اختیار کرنے کی ہدایت دی ہے۔نہ ضرورت سے زیادہ آرائش کو پسند کیا گیا ہے، نہ ہی غفلت اور بے سلیقہ رہنے کی اجازت ہے۔زیب وزینت میں اصول "استحباب" یعنی پسندیدہ ہونا ہے، جبکہ سادگی، صفائی اور نظافت کو اسلام نے خوب سراہا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، خوبصورتی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اسے اپنانا باعثِ ثواب ہے، بشرطیکہ دکھاوے یا فخر و غرور کی نیت سے نہ ہو۔نبی کریم ﷺ خود بھی سلیقے سے رہتے اور صحابہ کرامؓ کو بھی صفائی و آرائش کی تلقین کرتے۔حضرت عائشہؓ اور دیگر صحابہؓ کی روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی ﷺ خوبصورتی کو پسند فرماتے تھے۔

اس آرٹیکل میں زیب وزینت کے حوالے سے مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا گیا ہے:

بالوں کی صفائی اور ان کی حفاظت کی تعلیم دی گئی ہے۔

مصنوعی بال (وِگ) لگانے پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا گیاہے کہ انسانی بالوں کا استعمال ممنوع ہے، لیکن مصنوعی بال یا اون وغیرہ سے زینت اختیار کرنے کی گنجائش ہے۔

خضاب (بال رنگنے) کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ جائز ہے، بلکہ سیاہ رنگ کے علاوہ دیگر رنگوں کو اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ یہود و نصاریٰ سے مشابہت نہ ہو۔

عورتوں کے بال کٹوانے کے متعلق اصولی موقف یہ ہے کہ ان کے لیے بال رکھنا زینت کا حصہ ہے، لہٰذا بلا ضرورت یا فیشن کے طور پر بال کٹوانا مکروہ تحریمی ہے۔بعض ضعیف اقوال یا مخصوص حالات کو دلیل بنا کر عمومی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

چہرے کے غیر ضروری بال صاف کرنا عورتوں کے لیے جائز بلکہ مستحب ہے، اگر وہ زیب و زینت اور طبعی حالت کی بحالی کے لیے ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام خوبصورتی کو فطرت کا حصہ سمجھتا ہے مگر حدود اور شریعت کے دائرے میں؛دکھاوا، شہرت پسندی یا غیر فطری طریقوں سے زینت اختیار کرنا منع ہے، جبکہ صفائی، پاکیزگی اور سلیقہ مندی کو پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

تمہید:

دوسرے احکام کی طرح زیب وزینت کے بارے میں بھی اسلام نے ہدایات دی ہیں، کیونکہ حسن و جمال،سلیقہ اور عمدگی کی زیب وزینت، انسانی زندگی کا اہم پہلو ہے، لیکن اسلام ایک معتدل مذہب ہے اور ہر چیز میں اعتدال کوپسند کرتا ہے، نہ ہی حد سے تجاوز کو پسند کرتا ہے اور نہ ہی کمی کو اچھی نظر سے دیکھتا ہے۔

چنانچہ شریعت اسلام نے حسن و جمال کے احکام میں بھی راہ اعتدال اختیار کرنے کو پسند کیا ہے۔جہاں پر افراط سے منع فرماکر حکم دیا ہے کہ روزانہ بالوں میں کنگھی نہ کرو، وہاں پر تفریط بھی ممنوع قرار دے کر آپ ﷺ سے نے بالوں کوسلیقے سے رکھنے کا بھی حکم دیا۔[i]

اللہ تعالی کی نعمتوں سے خوب نفع اٹھانے میں جہاں

فالیری علیک اثرہ[ii]

ارشاد فرمایا ہے وہاں یہ بھی فرمایا کہ:

جو کوئی شہرت طلبی کا لباس دنیا میں پہنے اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں ذلت کا لباس پہنائے گا۔یعنی لباس میں شریعت کا مزاج اعتدال پسندی ہی ہے۔[iii]

زینت میں اصل استحباب ہے:

زیب وزینت اسلام میں نہ فرض ہے نہ حرام، بلکہ اس میں اصل استحباب ہے لیکن سادگی اور صفائی دونوں مطلوب اور مستحسن امور ہیں۔اسلام نظافت سلیقہ مندی کو پسند کرتا ہے، موسوعہ میں ہے:

الأصل في التزين الاستحباب[iv]

زینت میں استحباب اصل ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده والطيبات من الرزق[v]

تو کہ کس نے حرام کیا اللہ کی زینت کو جو اس نے پیدا کی اپنے بندوں کے واسطے اور ستھری چیزیں کھانے کو۔

ایک دوسرے سے ملتے وقت آرائش کا خیال رکھنا:

آپ ﷺ خود بھی پاکیزگی اور سلیقہ کو پسند کرتے تھے اور دوسروں کو بھی پراگندہ بال ، اور صفائی کے لحاظ سے برے حال میں دیکھتے تو اصلاح کرنے کی ہدایت فرماتے، اس وجہ سے بندے کو بالوں اور بدن کے دیگر حصوں کی صفائی سے غفلت نہیں کرنا چاہئے ، بے ڈھنگے لباس، پراگندہ بال پسندیدہ نہیں ہے، آپ ﷺ جب گھر سے نکلتے تو با سلیقہ ہوکر صحابہؓ کے پاس آتے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

كان نفر من أصحب رسول الله ﷺ ينتظرونه على الباب فخرج يريدهم وفي الدار ركوة فيها ماء فجعل ينظر في الماء ويسوى لحيته وشعره فقلت : يا رسول الله وأنت تفعل هذا قال نعم إذا خرج الرجل الى إخوانه فليهيء من نفسه فان الله جميل يحب الجمال[vi]

ترجمہ: نبی ﷺ کے کچھ صحابہ دروازے پر آپ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، تو آپ ﷺ ان کی ملاقات کی غرض سے نکلے، گھر میں ایک گڑھا تھا جس میں پانی تھا تو آپ ﷺ اس میں دیکھنے لگے، اور اپنی داڑھی اور بالوں کو درست کرنے لگے، تو میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ بھی ایسا کر رہے ہیں؟ تو فرمایا جی ہاں! کیونکہ آدمی جب اپنے بھائیوں سے ملنے جائے تو اسے چاہئے کہ اپنا حلیہ درست کر لے، اللہ تعالی خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں۔

صحابہ کرام کے آپس میں بھی وہی عادت تھی کہ ایک دوسرے سے ملتے وقت آرائش کا خیال رکھتے۔

حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں:

كان المسلمون اذا تزاورو اتجملوا[vii]

مسلمان جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے تو زیب وزینت کر کے ملاقات کرتے۔

بالوں سے زیب وزینت:

اللہ تعالی نے انسانی بالوں کے ذریعہ جمال بخشا ہے اور ان میں خاص طور پر جاذبیت اور کشش رکھی ہے، آپ ﷺ نے بالوں کی حفاظت اور ان کو صاف رکھنے کا حکم فرمایا ہے: " من كان له شعر فليكرمه" جو شخص بال رکھے تو ان کا اکرام اور صفائی کرے۔ایک روایت میں ہے کہ: آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے تو ایک آدمی مسجد میں آیا جس کے سر اور ڈاڑھی کے بال پراگندہ تھے تو آپ ﷺ نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ چلے جاؤاور اپنے سر اور داڑھی کو باسلیقہ کر کے آجاؤ چنانچہ جب وہ ایسا کر کے واپس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اليس هذا خير من أن يأتي أحدكم ثائر الراس كأنه شيطان[viii]

کیا یہ صفائی اچھی نہیں ہے اس سے کہ تم میں سے کوئی اس حال میں آئے کہ پراگندہ بال ہوں گویا کہ وہ شیطان ہے۔

وگ لگانا:

بعض دفعہ عورتیں اپنے آپ کو جاذب نظر بنانے کے لئے ایسے طریقے استعمال کرتی ہیں جو شرعا ممنوع ہوتے ہیں، بالوں کے زیب وزینت اور بناؤ سنگھار میں بھی کچھ مسائل ایسے ہیں ، چھوٹے بالوں کو لمبا دکھانے کے لئے وگ کا استعمال کیا جاتا ہے، دوسری عورت کا بال لگانے سے حدیث میں منع فرمایا گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایاہے:

لعن الله الواصلة والمستوصله.

ترجمہ: اللہ تعالی نے بالوں کو بالوں میں لگانے اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

علماء نے اس کو انسان کے بالوں سے مقید کیا ہے کہ دوسرے انسان کے بال دھوکہ دہی کی غرض سے لگائے جائیں، البتہ اگر دھوکہ دہی نہ ہو او وگ مصنوعی بال ، غیر انسانی ہوں تو جائز ہے، امام محمدؒ فرماتے ہیں:

يكره للمرأه أن تصل شعرا إلى شعرها ، أو تتخذ قصة شعر ، ولا باس بالوصل في الرأس أذا كان صوفا فأما الشعر من شعور الناس، فلا ينبغي .وهو قول أبي حنيفة[ix]

ترجمہ: عورت کے لیے یہ نا پسندیدہ ہے کہ وہ اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بال جوڑے، یا بالوں کا گچھا بنائے، اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ اون کے بال لگائے۔ سر میں انسانی بال جوڑنا درست نہیں ہے، یہ امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے۔

ممانعت کی حدیث عائشہؓ سے مروی ہے اور خود عائشہؓ سے یہ بھی ثابت ہے کہ انہوں نے دلہن کے بالوں کے ساتھ اونی دھاگے گوندنے پر انکار نہیں فرمایا۔[x]

اس کا مطلب یہ ہے کہ ممانعت کسی اور کے بال جوڑنے کی ہے، لہذا انسانی بالوں سے پیوند کاری کرنا ممنوع ہے اور مصنوعی یا اون وغیرہ سے کی جائے تو گنجائش ہے۔

خضاب لگانا:

بال رنگنے کی آپ ﷺ سے نے ترغیب دی ہے اور اس کو یہود و نصاری کی مخالفت قرار دیا ہے، ابو ہرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ان الیھود والنصاری لا یصبغون فخالفوھم[xi]

بے شک یہود و نصاری خضاب کا استعمال نہیں کرتے تو آپ خضاب کا استعمال کیا کریں۔

ابوداود میں بھی ہے کہ ابو بکرؓ و عمرؓ نے خضاب کا استعمال فرمایا ہے، (ابوداود) لیکن کیسے خضاب استعمال کیاجائے، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے:

آپ ﷺ نے حنااور کسم نیز زرد خضاب کے استعمال کو پسند فرمایا۔[xii]

بعض علماء سر اور داڑھی کے بال کو ہر ایک رنگ سے رنگنے کو جائز سمجھتے ہیں، حضرت عنبسہ بن سعید فرماتے ہیں:

إنما شعرك بمنزلة ثوبک فاصبغه بای لون شئت[xiii]

تیرے بال تیرے کپڑوں کی طرح ہیں جس رنگ سے رنگنا چا ہو رنگو۔

یہاں تک کہ بعض علماء نے سیاہ خضاب کو بھی جائز قرار دیا ہے، شیخ خان بادشاہ جو قطر میں ہے، نے ایک رسالہ "فصل الخطاب علی ما یحرم السواد بالخضاب" اس پر لکھا ہے اور اس میں خضاب بالسواد کے جواز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، جس میں بہت سے آثار نقل کیے ہیں، لیکن دوسری طرف صحیح اور مرفوع احادیث میں سیاہ خضاب سے منع کیا گیا ہے، جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے:

غیروا هذا بشيء واجتنبوا السواد[xiv]

اس رنگ کو کسی اور رنگ سے تبدیل کر البتہ سیاہ خضاب سے اجتناب کر۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سیاہ خضاب استعمال کرنے والوں کے بارے میں فرمایا:

لا یریحون رائحة الجنة[xv]

یعنی جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

اور صحیح یہی ہیں ہے کہ سیاہ خضاب استعمال کرنا مکروہ ہے، البتہ کوئی شخص دشمن کے مقابلہ میں ہو تو استعمال کرسکتے ہیں تا کہ ان کی مرعوبیت کا ذریعہ بنے، جیسا کہ حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے۔[xvi]

اسی طرح جس کے بال طبعی وقت سے پہلے سفید ہو جائیں وہ بھی استعمال کر سکتا ہے۔ امام زہریؒ ایسے نوجوانوں کو بھی اس کی اجازت دیتے تھے، چنانچہ فتح الباری میں ہے:

کنا نخضب بالسواد إذا كان الوجه جديدا فلما نغص الوجه والأسنان تركناه ،[xvii]

ترجمہ: کالا خضاب ہم اس وقت استعمال کرتے تھے جب چہرہ تروتازہ تھا، جب دانت اور چہرہ بڑھاپے سے متاثر ہوئے تو ہم نے اسے چھوڑ دیا۔

عورتوں کا بال کٹوانا:

بال رکھنا باعث زینت ہے اور بال کو زینت میں شمار کیا گیا ہے ایک حدیث میں ہے کہ بعض فرشتے ایسے ہیں جن کے تسبیحات یہ ہیں:

سبحان الذي زين الرجال باللحى والنساء بالذوائب[xviii]

پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی اور عورتوں کو مینڈھیوں سے زینت بخشی۔

علامہ سرخسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وشعر الرأس زينة لها كاللحية للرجل[xix]

عورتوں کے لئے سر کے بال اس طرح باعث زینت ہیں جس طرح مرد کے لئے داڑھی۔

ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح مرد کے لئے داڑھی کے بال کٹوانا ممنوع ہے اسی طرح عورت کے لیے سر کے بال تراشنا، منڈوانا اور کٹوانا ممنوع ہے بلکہ حج کے موقع پر جہاں تحلیل کے بعد جب بال کٹواتے ہیں وہاں پر بھی عورت کے لیے بالوں کے سرے سے صرف تھوڑے سے کاٹنے کا حکم ہے اور منڈوانا مکروہ تحریمی ہے،

جیسا کہ ابن عباس سے روایت ہے:

قال رسول الله ﷺ ليس على النساء الحلق إنما على النساء التقصير[xx]

آپ ﷺ نے فرمایا (حج میں) عورتوں کے لئے سر منڈانا لازمی نہیں (بلکہ) عورتوں پر صرف بال چھوٹے کروانا (لازم) ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

نهى رسول الله أن تحلق المرأة رأسها[xxi]

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو سر منڈانے سے منع فرمایا۔

علامہ حمویؒ عورت کے سر کے بال کو ہر طریقہ سے زائل کرنے کو مکروہ تحریمی کہہ کر لکھتے ہیں:

المراد بحلق شعر رأسها إزالته ، سواء كان بحلق ، أو قص أو نتف ، او نورة[xxii]

سر منڈانے سے مراد بالوں کو زائل کرنا ہے، چاہے منڈانے کے ذریعے سے ہو یا چھوٹے کروانے کی صورت میں ہو، یا اکھیڑنے کی شکل میں یا چج وغیرہ استعمال کے ذریعے سے ہو۔

عورتوں کے بال کترانے میں تو تشبہ بالفساق بھی ہے، جو حرام ہے، اسی طرح تشبہ بالرجال اور تشبہ بالنساءالفاسقات بھی ہے اور تینوں حرام امور ہیں۔

البتہ بعض علماء کا خیال ہے کہ عورتوں کے لئے بال کٹوانا جائز ہے اور اس پر ابو سلمہؒ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں، ابو سلمہ بن عبد الرحمنؒ فرماتے ہیں:

دخلت على عائشة وأخوها من الرضاعة فسالها عن غسل النبيﷺ من الجنابة ، فدعت بإناء قدر الصاع فاغسلت وبيننا وبينها ستر، فأفرغت على راسها ثلاثا ، قال : وكان أزواج النبيﷺ يأخذن من رؤسهن حتى تكون كالوفرة[xxiii]

میں حضرت عائشہؓ کے پاس آیا اور میرے ساتھ ان کے رضاعی بھائی بھی تھے ، تو انہوں نے عائشہؓ سے آپ ﷺ کے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے پانی کا ایک برتن منگوایا جو ایک صاع کے برابر تھا، اس سے غسل کیا اور ہمارے اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا تو اپنے سر پر تین چلو ڈالے ، (ابوسلمہ) فرماتے ہیں: اور ازواج النبی ﷺ اپنے بال کٹواتی تھیں، یہاں تک کہ وفرہ جیسے ہوتے۔

اس حدیث سے استدلال کر کے وہ فرماتے ہیں کہ ازواج مطہرات سے بال کٹوانا ثابت ہے۔

اولا: یہ ایک تابعی کا قول ہے اور اثر موقوف ہے اور آثار موقوفہ کے بارے میں محدثین کی تصریح ہے کہ حجت نہیں۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں:

وأما إذا قال التابعي: كانوا يفعلون فلا يدل على فعل جميع الأمة بل على البعض فلاحجة فيه[xxiv]

اور جب تابعی یہ کہے کہ وہ لوگ ایسا کرتے تھے، تو یہ تمام امت کے عمل پر دلالت نہیں کرتا، بلکہ بعض کے کرنے پر دلالت کرتا ہے تو اس میں سے استدلال صیح نہیں۔

بعض محدثین نے اس حدیث کے بارے میں یہ تاویل کی ہے کہ ازواج مطہرات کا یہ عمل آپ ﷺ کے انتقال کے بعد تھا کیونکہ ازواج النبی کو آپ ﷺ کی وفات کے بعد زینت سے کوئی سروکار نہیں تھا۔

امام نووی لکھتے ہیں:

قال القاضي عياض رحمه الله: "ولعل أزواج النبي فعلن هذا بعد وفاته لتركهن التزين ، واستغناء من عن تطويل الشعر وتخفيفا لمؤنة رؤسهن[xxv]

قاضی عیاض فرماتے ہیں:

شاید ازواج مطہرات کا یہ عمل آپ ﷺ کی وفات کے بعد ہو۔زینت چھوڑنے، بال بڑھانے سے استغناء، اور سروں کی مشقت کو کم کرنے کی واسطے ہو۔

یعنی اگر ثابت بھی ہو جائے اور اس حدیث کو حجت بھی مان لیا جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس عمل کو زینت چھوڑنے کے واسطے کیا تھا۔جب کہ آج کل تو زینت اختیار کرنے کے لئے ایسا کیا جارہا ہے، تواس حدیث سے کیسے اس کی اباحت پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔

شاہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:

إنما كانت عند التحلل من الإحرام لا في غيره من الأوقات.[xxvi]

ازواج مطہرات کا یہ فعل احرام سے حلال ہوتے وقت کے ساتھ خاص ہے۔

عورتوں کا چہرے کے زائد بال صاف کرنا:

عورت کے لئے چہرے کے زائد بال صاف کرنا جائز ہے ، بعض علماء نے عورت کے بال کاٹنے کے سلسلہ میں اتنی سختی کر دی ہے، کہ زائد بال مثلا اگر داڑھی مونچھ بھی نکل آئیں تو ان کے کاٹنے کو بھی جائز نہیں سمجھتے۔

جیسا کہ علامہ ابن جریر طبریؒ فرماتے ہیں:

"ولا يجوز حلق لحيتها ولا عنقها ولا شاربها ".[xxvii]

ترجمہ: اور عورت کے لیے داڑھی ، گردن اور مونچھ منڈوانا جائز نہیں ہے۔

لیکن یہ تشدد اور زیادہ سختی ہے، کیونکہ اس کے بال زائل کرنے میں نہ تو کوئی تشبہ ممنوعہ ہے، نہ حدیث النامصات سے مخالفت ہے تو جائز ہے۔

علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں:

وفي تبيين المحارم : إزالة الشعر من الوجه حرام إلا اذا ثبت للمرأة لحية ، أو شوارب ، فلا تحرم إزالته ، بل تستحب[xxviii]

ترجمہ: اور تبیین المحارم میں ہے کہ چہرے سے بال اکھاڑ نا حرام ہے مگر یہ کہ عورت کی داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اس صورت میں اس کا ازالہ حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔

حوالاجات

---

[i] مجمع الزوائد، الھیثمی، نور الدین، علی بن ابی بکر، رقم الحدیث:۸۸۲۶، بیروت، دار الفکر، ۱۴۱۲ھ، ۲: ۲۹۵

Majma'uz Zawaid, Al Haithami, Noorud Din, Ali bin Abi Bakr, Hadith No: 8826, Beirut, Darul fikr, 1412 A.H., Vol: 2, Page: 295

[ii] مسند ابی داود الطیالسی، سلیمان بن داود، رقم الحدیث:۱۳۹۹، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۹ھ، ۲: ۶۳۶

Musnad Abi Dawood Al Tayalisi, Sulaiman bin Dawood, Hadith No: 1399, 1st Edition, 1419 A.H., Vol: 2, Page: 636

[iii] سنن ابی داود، السجستانی (ابو داود سلیمان بن اشعث السجستانی الازدی) رقم الحدیث:۴۰۳۱، بیروت، دار الکتب العربی، ۴: ۷۷

Sunan Abi Dawud, As Sajistani, Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, Hadith No: 4031, Beirut, Darul kutubul Arabi, Vol: 4, Page: 77

iv الموسوعۃ الفقہیہ، وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ، الکویت، ۱۱: ۲۶۵

Al Mawsoo’atul Fiqhiyyah, wazaratul awqaf wal Shoonol Islamiyyah, Kuwait, Vol: 11, Page: 265

v سورۃ الاعراف، آیت:۳۲

Surah Al A’raf, Verse: 32

vi الموسوعۃ الفقہیہ، وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ، الکویت، ۶: ۱۳۹

Al Mawsoo’atul Fiqhiyyah, wazaratul awqaf wal Shoonol Islamiyyah, Kuwait, Vol: 6, Page: 139

vii الادب المفرد، البخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، رقم الحدیث:۴۳۸، بیروت، دار البشائر الاسلامیہ، الطبعۃ الثانیہ، ۱۴۰۹ھ، ۱: ۱۲۷

Al Adabul Mufrad, Al Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail, Hadith No: 438, Beirut, Darul Bashairul Islamiyyah, 2nd Edition, 1409 A.H, Vol: 1, Page: 127

viii الموسوعۃ الفقہیہ، وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ، الکویت، ۶: ۱۳۹

Al Mawsoo’atul Fiqhiyyah, wazaratul awqaf wal Shoonol Islamiyyah, Kuwait, Vol: 6, Page: 139

ix موطا امام محمد، امام محمد، الشیبانی، رقم الحدیث:۹۰۶، دمشق، دار القلم، ۳: ۳۸۴

Muwatta Imam Muhammad, Imam Muhammad, Al Shaibani, Hadith No: 906, Damascus, Darul Qalam, Vol: 3, Page: 384

x المختصر من المختصر فی صلۃ الشعر، ابو المحاسن، یوسف بن موسی، الحنفی، بیروت، عالم الکتب، ۳: ۱۶۳

Al Mukhtasar minal Mukhtasar fi Silatish Sha’r, Abul Mahasin, Yousuf bin Musa, Al Hanafi, Beirut, Alamul Kutub, Vol: 3, Page: 163

xi سنن ابی داود، السجستانی (ابو داود سلیمان بن اشعث السجستانی الازدی) رقم الحدیث:۴۲۰۵، بیروت، دار الکتب العربی، ۴: ۱۳۶

Sunan Abi Dawud, As Sajistani, Abu Dawud, Sulaiman bin Ash’ath, Hadith No: 4205, Beirut, Darul kutubul Arabi, Vol: 4, Page: 136

xii سنن ابی داود، السجستانی (ابو داود سلیمان بن اشعث السجستانی الازدی) رقم الحدیث:۴۲۱۳، بیروت، دار الکتب العربی، ۴: ۱۳۹

Sunan Abi Dawud, As Sajistani, Abu Dawud, Sulaiman bin Ash’ath, Hadith No: 4213, Beirut, Darul kutubul Arabi, Vol: 4, Page: 139

xiii عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، عینی، بدر الدین، ابو محمد، محمود بن احمد، بیروت، دار الکتب العلمیہ، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۱ھ، ۷: ۲۲

Umdatul Qari Sharh Sahihul Bukhari, Aini, Badrud Din, Abu Muhammad, Mahmood bin Ahmad, Beirut, Darul Kutubul Ilmiyyah, 1st Edition, 1421 A.H., Vol: 7, Page: 22

xiv صحیح مسلم: القشیری (ابو الحسین مسلم بن الحجاج، النیسابوری) رقم الحدیث:۵۶۳۱، بیروت، دار الجیل، ۶: ۱۵۵

Sahih Muslim, Al Qushairi, Abul Hasain, Muslim bin Hajjaj, An Nishapuri, Hadith No: 5631, Beirut, Darul Jial, Vol: 6, Page: 155

xv المعجم الکبیر، الطبرانی، سلیمان بن احمد، رقم الحدیث:۱۲۲۸۳، الموصل، مکتبۃ العلوم والحکم، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۰۴ھ، ۱۱: ۴۲۲

Al Mu’jamul Kabir, Al tabrani, Sulaiman bin Ahmad, Hadith No: 12283, Al Mosel, Maktabatul Uloome wal Hikam, 2nd Edition, 1404 A.H, Vol: 11, Page: 422

xvi عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، عینی، بدر الدین، ابو محمد، محمود بن احمد، بیروت، دار الکتب العلمیہ، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۱ھ، ۷: ۲۲

Umdatul Qari Sharh Sahihul Bukhari, Aini, Badrud Din, Abu Muhammad, Mahmood bin Ahmad, Beirut, Darul Kutubul Ilmiyyah, 1st Edition, 1421 A.H., Vol: 7, Page: 22

xvii فتح الباری، ابن حجر، احمد بن علی، العسقلانی، بیروت، دار المعرفۃ، ۱۳۷۹ھ، ۱۰: ۳۵۵

Fathul Bari, Ibne Hajr, Ahmad bin Ali, Al Asqalani, Beirut, Darul Ma’rifah, 1379 A.H, Vol: 10, Page: 355

xviii مسند الفردوس، الدیلمی، ابو شجاع، شیرویہ بن شہردار، رقم الحدیث:۶۴۸۸، بیروت، دار الکتب العلمیہ،۱۴۰۶ھ،۴: ۱۵۷

Musnadul Firdaws, Al Dailami, Abu Shujaa, Shayrawayh bin shihr Dar, Hadith No: 6488, Beirut, Darul Kutubul Ilmiyyah, 1406 A.H., Vol: 4, Page: 157

xix المبسوط، السرخسی، شمس الدین، ابو بکر، محمد بن ابی سہل، بیروت، دار الفکر، الطبعۃ الاولیٰ،۱۴۲۱ھ،۴: ۱

Al Mabsoot, Al Sarakhsi, Shamsud Din, Abu Bakr, Muhammad bin Abi Sahl, Beirut, Darul Fikr, 1st Edition, 1421 A.H., Vol: 4, Page: 1

xx سنن ابی داود، السجستانی (ابو داود سلیمان بن اشعث السجستانی الازدی) رقم الحدیث:۱۹۸۷، بیروت، دار الکتب العربی،۲: ۱۵۰

Sunan Abi Dawud, As Sajistani, Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, Hadith No: 1987, Beirut, Darul kutubul Arabi, Vol: 2, Page: 150

xxi سنن النسائی، النسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن، رقم الحدیث:۵۰۴۹، حلب، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، الطبعۃ الثانیہ،۱۴۰۶ھ،۸:
۱۳۰

Sunan al Nasayi, Ahmad bin Shoaib, Abu Abdur Rahman, Hadith No: 5049, Hilb, Maktabul Matboo'at al Islamiyyah, 2nd Edition, 1406 A.H., Vol: 8, Page: 130

xxii غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر، الحموی، ابو العباس، شہاب الدین، احمد بن محمد، بیروت، دار الکتب العلمیہ،۱۴۰۵ھ،۳: ۳۸۱

Ghamz Uyoonul Basair Sharh Al Ashbah wan Nazair, Al Hamawi, Abul Abbas, Shahabud Din, Ahmad bin Muhammad, Beirut, Darul Kutub Ilmiyyah, 1405 A.H., Vol: 3, Page: 381

xxiii صحیح مسلم: القشیری (ابو الحسین مسلم بن الحجاج، النیسابوری) رقم الحدیث:۷۵۴، بیروت، دار الجیل،۱: ۱۷۶

Sahih Muslim, Al Qushairi, Abul Hasain, Muslim bin Hajjaj, An Nishapuri, Hadith No: 754, Beirut, Darul Jial, Vol: 1, Page: 176

xxiv شرح مسلم، النوویؒ (محیی الدین، النوویؒ) بیروت، دار المعرفۃ، الطبعۃ التاسعۃ،۱۴۲۳ھ،۱: ۳۱

Sharh Muslim, An Nawawi, Muhyiddin, An Nawawi, Beirut, Daurl Ma'rifah, 9th Edition, 1423 A.H, Vol: 1, Page: 31

xxv شرح مسلم، النوویؒ (محیی الدین، النوویؒ) بیروت، دار المعرفۃ، الطبعۃ التاسعۃ،۱۴۲۳ھ،۴: ۵

Sharh Muslim, An Nawawi, Muhyiddin, An Nawawi, Beirut, Daurl Ma'rifah, 9th Edition, 1423 A.H, Vol: 4, Page: 5

xxvi العرف الشذی، علامہ شاہ انور شاہ، کشمیری، کراچی، ایچ ایم سعید،۱: ۱۱۸۳

Al Arfush Shazi, Allama Anwar Shah, Kashmiri, Karachi, H.M. Saeed, Vol: 1, Page: 1183

xxvii شرح مسلم، النوویؒ (محیی الدین، النوویؒ) بیروت، دار المعرفۃ، الطبعۃ التاسعۃ،۱۴۲۳ھ،۴: ۱۰۶

Sharh Muslim, An Nawawi, Muhyiddin, An Nawawi, Beirut, Daurl Ma'rifah, 9th Edition, 1423 A.H, Vol: 4, Page: 106

xxviii رد المحتار، حاشیہ ابن عابدین، الشامی، محمد امین ابن عابدین، بیروت، دار الفکر،۱۴۲۱ھ،۶: ۳۷۳

Raddul Muhtar, Hashia Ibne Abideen, Al Shami, Muhammad Amin ibne Abideen, Beirut, Darul Fikr, 1421A.H., Vol: 6, Page: 373